۱۴۳واں باب

[اواخر ۲ ہجری]

غالب آجانے کی خوش خبری

۱۱۰: سُوۡرَۃُ الصَّف [۶۱- ۲۸: قد سمع اللّٰہ]

نزولی ترتیب پر ۱۱۰ویں تنزیل، ۲۸ویں پارے میں وارد قرآن مجید کی ۶۱ویں سورت

۴۳ غالب آجانے کی خوش خبری

۴۴ سورہ مبارکہ کے نزول کے وقت مدینے میں گروہی اور سیاسی پسِ منظر

۴۴ اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف اہلِ ایمان

۴۵ قول و فعل میں ہم آہنگی

۴۵ اہلِ ایمان بنیان مرصوص بن کر قتال کرتے ہیں

۴۵ نفاق قلوب میں ٹیڑھ پیدا کرتا ہے

۴۶ مسیح علیہ السلام کی زبانی بنی اسرائیل کی حق سے روگردانی کی روداد

۴۹ اظہارِ دین/غلبہ دین

۴۹ کیا نبی عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف سرزمینِ عرب میں غلبہ دین کے لیے آئے تھے؟

۵۰ غلبہ دین کے لیے پہلی ضرورت

۵۰ اہلِ ایمان کو نصرتِ الٰہی کی نوید

۵۰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ

۱۴۳واں باب

غالب آجانے کی خوش خبری

[سُوْرَۃُ الصَّف]

سورہ مبارکہ کے نزول کے وقت مدینے میں گروہی اور سیاسی پسِ منظر

اس سورۂ مبارکہ پر تدبر کرتے ہوئے اِس کے زمانہ نزول کو ضرور پیشِ نظر رکھیے کہ یہ غزوہ بدر کے بعد اور احد سے قبل نازل ہوئی ہے۔ بدر میں ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند رسول اللہ کی ٹیم نے مشرکین کے خلاف قتال میں حصہ لیا ہے، جو کچھ کہا تھا وہ سچ کر دکھایا ہے۔ مسلمانوں کی اس غیر متوقع عظیم کامیابی کو دیکھ کر:

- عبداللہ بن ابی اور اُس کے ساتھ اُس جیسے بہت سارے منافقوں نے اسلام کو قبول کرنے کا ایک جھوٹا اعلان کیا ہے اور مدینے سے محمد ﷺ اور دیگر مہاجرین کو نکالنے کے لیے اپنی سازشوں میں اور زیادہ سر گرم ہو گئے ہیں۔
- یہود حیران ہیں، غیض و غضب میں مرے جا رہے ہیں اور نبی عربیؐ کے خلاف قریش اور منافقین کی تمام سازشوں اور سرگرمیوں میں خفیہ طور پر دامے درمے سخنے ساتھ دے رہے ہیں۔
- ناقابلِ تلافی نقصان اُٹھانے کے باوجود مشرکین انتقام کے درپے ہیں اور مدینے کی ریاست کا دینِ اسلام کے غلبے کی طرف آگے قدم بڑھانا اُنھیں انتہائی ناگوار ہے۔

اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف اہلِ ایمان

اِن نازک حالات میں اعلائے کلمۃ اللہ اور اللہ کے دین کو دنیا میں رائج الوقت دیگر نظام ہائے زندگی پر غالب کرنے کی کوشش میں مصروف اللہ کے بندوں کے لیے سُوْرَۃُ الصَّف ایک بڑا امید افزا پیغام لے کر آئی۔ یہ سورت اہلِ ایمان کے علاوہ مخالفین کے تینوں گروہوں سے براہِ راست بھی اور بالواسطہ بھی خطاب کرتی ہے۔ ترجمے اور مفہوم سے قبل ہم اِس کے اہم نکات کی طرف اشارے کر رہے ہیں۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ: سورۃ کا آغاز اُسی بات سے ہوتا ہے جو سارے نبیوں کا بنیادی پیغام رہا ہے کہ انسان شرک سے باز آجائے کہ ساری کائنات اللہ کے کسی شریک ہونے سے، اُس کی پاکی بیان کرتی ہے۔ کائنات کی ہر چیز اللہ کے لیے زبانِ قال سے بھی اور زبانِ حال سے بھی شرک کی ہر آلائش سے پاکی کو بیان کر رہی

ہے۔ مدینے کی نوزائیدہ مملکت اپنی بقااور استحکام کے لیے اہلِ ایمان سے جس سخت جاں نثاری اور وفاداری کی طالب تھی وہ اس پاکی کے اعلان کو مزید یہ معانی عطا کر رہے تھے کہ اُس وحدہ لاشریک رب کو تسلیم کر لینے اور اُس کی پاکی دل کی گہرائیوں سے بیان کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ ہر نفاق سے پاک ہو جاؤ، اُس کی پاکی کا ڈنکا بجانے کے لیے اُس کے دین کے دشمنوں سے قتال کے لیے نکلو۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں نے اس بات کو سمجھا اور اس کا حق ادا کر دیا۔

قول و فعل میں ہم آہنگی

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ: پہلی بات جو بڑی اہم ہے وہ یہ کہ وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں ہو! یعنی جو کچھ دعویٰ ایمان کیا ہے اُس کے تقاضے پورے کرنے سے کنی نہ کتراؤ، یہ تو نفاق کی نشانی ہے کہ آدمی جھوٹ بولے اور جو وعدہ کرے اور خاص طور پر اپنے رب سے کامل بندگی اور اُس کی راہ میں کٹ مرنے اور اُس کے دین کی خاطر جان کی بازی لگانے کا عہد کرے اور پھر اُسے پورا نہ کرے۔ بدر کے بعد خالی خولی کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والوں [منافقین] کی ایک بھیڑ مسجد نبوی میں جمع ہونی شروع ہو گئی ہے، آنے والے دنوں میں اُس کا امتحان ہے اور اب پہلے سے اس امتحان کا نوٹس دیا جا رہا ہے۔

اہلِ ایمان بنیان مرصوص بن کر قتال کرتے ہیں

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ: بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کے پسندیدہ اور محبوب بندے وہ ہیں جو مقامی و لسانی اور رنگ و نسل کے تعصبات سے بالاتر ہو کر ایک مضبوط یک جان ٹیم بنتے ہیں، اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور ٹیم میں شامل ہر فرد، دوسرے ساتھی کو اپنے اوپر ترجیح دینے والا ہوتا ہے اور پھر یہ ٹیم جب وقت آتا ہے تو اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند صف بستہ ہو کر دشمنان دین کے ساتھ قتال کرتی ہے۔ اہلِ ایمان کے اخلاص کی کل بھی یہی کسوٹی تھی اور آج بھی یہی ہے۔

نفاق قلوب میں ٹیڑھ پیدا کرتا ہے

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ: جب انھوں نے ٹیڑھ کو اپنا وطیرہ [مستقل روّیہ] بنا لیا تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیے کیوں کہ اللہ فاسقوں کو راہِ ہدایت نہیں دیتا۔ منافقین جس انداز کا ٹیڑھا روّیہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رکھ رہے تھے اور جس طرح اطاعتِ رسول سے بھاگ رہے تھے، اُس کے نتیجے میں اُن کا وہی انجام ہونا تھا جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے فاسقوں کا ہوا تھا۔ یہی انجام مدینے کے فاسقوں کا منتظر تھا۔ آنے والے دنوں میں میدانِ اُحد میں اِن آیات کے اوّلین سامعین نے دیکھ لیا کہ سورہ مبارکہ کی آیات اپنے مخاطبین پر۔ وہ

منافقین ہوں، یہود ہوں، مشرکین ہوں یا دیگر، ہر ایک گروہ پر پوری طرح منطبق ہو گئی۔ اور تا قیامت آنے والے صادق القول اہلِ ایمان کو اقامتِ دین اور غلبہ دین کے لیے ایک متعین راہِ عمل [SOP] عطا کر گئی۔

مسیح علیہ السلام کی زبانی بنی اسرائیل کی حق سے رو گردانی کی روداد

...... وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ ...: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ کی تہمت باندھے حالاں کہ اس کو اسلام کی طرف دعوت دی جا رہی ہو! یہ عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی بنی اسرائیل کی حق سے رو گردانی کی وہ روداد ہے جو آیات کے نزول کے وقت یہود پر صادق آ رہی تھی کہ جانتے بوجھتے حق کو قبول نہیں کر رہے تھے اور پھر یہ آیات قیامت تک کے لیے مسلمانوں میں پیدا ہونے والے دین فروشوں پر چسپاں ہو گئیں، جو دین کو اپنی اور اپنی اولاد کی معاش کا ذریعہ بنائے رہتے ہیں اور حق و باطل کی کشمکش میں نہ کبھی حق کا ساتھ دیتے ہیں اور نہ غلبہ دین کے لیے کوئی کوشش کرتے ہیں اور کوشش کرنے والوں کی راہ کا روڑا بنتے ہیں، پاکستان ہو، مصر ہو یا کوئی دوسرا عرب ملک ہر جگہ معاندین دین کی ایک ہی کہانی ہے۔ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

۱۰۷: سُوْرَةُ الصَّف [۶۱ - ۲۸: قد سمع اللّٰه؛ ۱۰۷ ویں بہ اعتبارِ نزولی، ۶۱ ویں ترتیبِ توقیفی، ۲۸ ویں پارے میں]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾

زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب اور حکیم ہے ○ اے ایمان والو، وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں ہو! ○ اللہ کو یہ بات سخت نا گوار ہے کہ تم وہ بات کہو، جو کرتے نہیں ہو ○ اللہ اُن لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر اس طرح لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں ○ اور یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا، اے میری قوم کے لوگو! کیوں تم مجھے دکھ پہنچاتے ہو حالاں کہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تمھارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں مگر جب انھوں نے ٹیڑھ کو اپنا وطیرہ بنا لیا تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا ○

زمین وآسمان کی ہر ہر چیز جو بے مثال و ہم آہنگ ہے، مشرکین اور دہریوں کے خالق کائنات کے بارے میں تمام بے بنیاد نظریات اور اُس کی طرف منسوب فضول باتوں سے اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب اور حکیم ہے۔اے ایمان والو! تم نیکی، بھلائی اور جہاد کے دعوے کرو اور کرو کچھ نہیں، بڑی خراب بات ہے؛ وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں ہو! اللہ کو یہ بات سخت ناگوار ہے کہ، تم وہ بات کہو، جو کرتے نہیں ہو۔ اللہ اُن لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر اس طرح لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا، اے میری قوم کے لوگو! کیوں تم اپنے فضول مطالبات، سوالات اور اعتراضات اور نافرمانیوں سے مجھے دکھ پہنچاتے ہو حالاں کہ تم جادو گروں سے مقابلے اور معجزات دیکھ کر میری رسالت وصداقت کے گواہ ہو اور خوب جانتے ہو کہ میں تمھارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں مگر جب رسول کی تلقین کا انھوں نے کوئی اثر نہیں لیا اور ٹیڑھ کو اپنا وطیرہ بنالیا تو اللہ نے ان کے دل ودماغ اور سوچنے سمجھنے کے سانچے ٹیڑھے کردیے اور اللہ کی یہ سنّت ہے کہ وہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

آیاتِ اظہارِ دین

⇦ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ یہ آیہ مبارکہ سُوْرَةُ التَّوْبَة کے اُن پہلے پانچ رکوع میں شامل ہے جو ذی القعدہ سنہ ۹ ہجری میں نازل ہوئے جسے سُنانے کے لیے حج کے موقع پر علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے۔[سورہ کا نمبر ۹]

⇦ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ﴿۲۸﴾ سُوْرَةُ الْفَتْح جو ۶ ھجری میں نازل ہوئی جب آپ ؐ صلح حدیبیہ سے واپس آرہے تھے۔[سورہ کا نمبر ۴۸]

⇦ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۠﴿۹﴾ سُوْرَةُ الصَّف جو اواخر ۲ ھجری میں نازل ہوئی، غزوہ احد سے کافی پہلے۔
[سورہ کا نمبر ۶۱] یہ آیہ مبارکہ اِس کتاب کے صفحہ ۵۱ پر درج ترجے اور مفہوم میں ملاحظہ فرمائیے۔

آیاتِ اظہارِ دین کی نزولی ترتیب پر ایک بحث اس باب کے آغاز (صفحہ ۴۲) پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے

وَ اِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ
اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَ
مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ
اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا
ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۶﴾ وَ مَنۡ اَظۡلَمُ
مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ وَ ہُوَ
یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی
الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷﴾

جب عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے کہا: اے بنی اسرائیل، میں تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں اور تمھارے درمیان پہلے سے موجود توراۃ کی تصدیق کرنے والا اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہوگا؛ واضح علامات کے ساتھ اُن کے پاس آگیا ہے تو ان کا کہنا ہے کہ یہ تو صریح جادو ہے! ○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ کی تہمت باندھے حالاں کہ اس کو اسلام کی طرف دعوت دی جارہی ہو! اللہ اس قسم کے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ○

اور اب ذرا موسیٰ کو دکھ پہنچانے والی اسی بنی اسرائیل (یہودیوں) کی نبیوں کے ساتھ ظالمانہ روش بھی پیشِ نظر رہے کہ جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل، میں تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں اور تمھارے درمیان پہلے سے موجود اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب توراۃ کی تصدیق کرنے والا اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہوگا؛ تو اب، جب وہ نبی عربی ﷺ توراۃ میں بیان کردہ واضح علامات کے ساتھ اُن کے پاس آگیا ہے تو ان کا کہنا ہے کہ یہ تو صریح جادو ہے! اور اللہ کے بھیجے ہوئے نبی کو اور اُس پر نازل کردہ کتاب کو جانتے بوجھتے اِن یہود کا جھٹلانا در حقیقت اللہ پر جھوٹ کی تہمت ہے، ذرا بتاؤ کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ کی تہمت باندھے حالاں کہ اس کو اسلام کی طرف دعوت دی جارہی ہو! حقیقت یہ ہے کہ جو دانستہ، اپنی اَنا کی خاطر حق کا پیہم انکار کریں اللہ اس قسم کے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

اوپر مذکورہ سات آیات کے مخاطبین اگرچہ اہلِ ایمان ہی تھے مگر اُنھیں منافقین اور بگڑے ہوئے اہلِ کتاب کی روش سمجھائی جارہی تھی تاکہ صادق الایمان لوگ اُس بیان کردہ ناروا اور ناپسندیدہ رَوِش سے بچیں اور اُس رَوِش کو اُن کم نصیب قرآن کے قارئین کے لیے چھوڑدیں جو تورات سے منہ موڑنے والے علمائے بنی اسرائیل کی مانند ہیں۔ اگلا رکوع خاص طور پر اُن صادق القول اعلائے کلمۃ اللہ کا علم اُٹھائے دین کے علم برداروں کے لیے

ہے جو اپنے مشن کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے اسی کام کو کرتے ہوئے جینا اور مرنا چاہتے ہیں۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ: بتایا جارہا ہے کہ مشرکین، منافقین اور کتاب کی تلاوت کرنے والے [یہود و نصاریٰ] تو چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور [یعنی دین] کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں۔ چٹکیوں میں مَسَل دیں۔ لیکن اللہ نے یہ تہیہ کرلیا ہے کہ وہ اپنے نور [دین] کو پورا پھیلا کر ہی رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ ہر دور میں اللہ کے دین کو لے کر اُٹھنے والوں کو اس یقین کے ساتھ کام کرنا چاہیے کہ یہ کام ہو کر رہے گا، اللہ اُن کے ساتھ ہے۔

اظہارِ دین/غلبہ دین

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ:

بتایا جارہا ہے کہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق [صحیح نظامِ حیات] کے ساتھ بھیجا ہی اس لیے ہے کہ وہ اس دین کو تمام ادیانِ باطلہ [وحی نا آشنا، جاہلیت کے نظام ہائے زندگی] پر غالب کردے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ هُدٰی (ہدایت) اللہ کی کتاب ہے اور دِيْنِ الْحَقِّ وہ نظام زندگی ہے جسے اللہ کے رسولؐ نے کتاب کی تعلیمات کے مطابق اللہ کی رہ نمائی میں جاہلیت کے نظامِ زندگی کو مٹا کر عملاً نافذ کر کے دکھایا۔ اللہ نے اپنے آخری رسول ﷺ کو اس دنیا میں بھیجا ہی اس غرض کے لیے تھا کہ وہ اس زمین پر سے سارے ادیانِ باطلہ کو مٹانے اور دینِ حق کو قایم کرنے کی جدوجہد کرے۔ نبی اکرمؐ نے اس کا ماڈل حجاز میں پیش کر دیا۔ اب یہی وہ کام ہے جسے امتِ مسلمہ کو تاقیامت کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

کیا نبی عربی محمد ﷺ صرف سرزمینِ عرب میں غلبہ دین کے لیے آئے تھے؟

اِس امرِ واقعہ سے کہ آپؐ نے ساری زمین پر اس کو نافذ نہیں کیا صرف حجاز میں کامیابی حاصل کی، یہ نتیجہ اخذ کرنا انتہائی مغالطہ کن ہے کہ محمد عربی ﷺ صرف اور صرف سرزمینِ عرب میں دین غالب کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے اور وہ کام آپؐ نے کر دیا، اگر آپؐ ساری دنیا میں اظہارِ دین کے لیے بھیجے گئے ہوتے تو پھر یہ کام لازماً اللہ آپؐ سے مکمل کروا کر ہی آپؐ کو واپس بلاتا۔ گفتگو کی یہ ساری فن کاری عرب سے باہر دینِ حق کے غلبے کے مشن کو مومنین کے قلوب سے کھرچنے کے لیے ہے!

یہ مغالطہ دینے کے لیے پہلے یہ فرض کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی ہی میں اِس کام کو لازماً پورا کر کے جانے کے ٹھیکے دار بنا کر بھیجے گئے تھے، جب کہ ایسا نہیں ہے قرآن کہتا ہے آپ ٹھیکے دار نہیں ہیں [لست

علیھم بمسیطر] کتنے ہی نبی آئے جن کی بات لوگوں نے مان کر نہیں دی۔ کوئی نبی اپنے مقصد بعثت کو حاصل کر لینے کا مکلف نہیں تھا، اُس کی ذمہ داری اپنا کام کو کرنا [ہدایت کو پہنچانا] تھا۔ نبی ﷺ کے چچا کے سامنے جب سرداران قریش نے یہ مطالبہ رکھا تھا کہ آپؐ یہ کام چھوڑ دیں تو خود نبی کریم ﷺ نے بوضاحت کہا کہ میں یا تو [غلبہ دین اسلام میں] کامیاب ہو جاؤں گا یا یہ کام کرتے ہوئے میری جان چلی جائے گی۔ غزوہ احد میں مسلمانوں کے اس افواہ پر دل برداشتہ ہو جانے اور ہتھیار پھینک دینے پر کہ نبی ﷺ قتل ہو گئے، قرآن نے پکڑ کی اور کہا کہ اگر وہ قتل ہو جائیں یا مر جائیں تو کیا تم دین سے پھر جاؤ گے؟ یہ تبصرہ ظاہر کرتا ہے کہ ساری زمین تو کجا آپؐ سارے حجاز میں بھی اپنی موت سے قبل اظہارِ دین [غلبہ دین] کے مکلف نہیں بنائے گئے تھے۔

غلبہ دین کے لیے پہلی ضرورت

......وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ.....اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کرو اپنے مالوں سے اور جانوں سے۔ اپنی زندگی کو اور اُس کو مہیا تمام وسائل کو کلمۃ اللہ کی سربلندی میں لگانا ایک مومن کا کام ہے جس کے بدلے وہ اللہ سے مغفرت، آخرت کی بادشاہی اور اُس کی جنتوں کا امیدوار ہو سکتا ہے۔

اہلِ ایمان کو نصرتِ الٰہی کی نوید ہو

وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ایک اور چیز جس کی تم خواہش رکھتے ہو، اللہ کی طرف سے مدد اور قریب ہی میں فتح۔ کہا جا رہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر بندے محنت کا حق ادا کر دیں، یعنی اُس کے کلمے کو سربلند اور اُس کے دین کو نافذ کرنے کے لیے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو اور اپنی خواہشات کو قربان کر کے اِس کام میں لگ جائیں تو اللہ اُن کی مدد کو ضرور آئے گا اور اس دنیا میں اسلام کو فتح و نصرت حاصل ہو گی۔ اللہ کے اِس وعدے پر یقین رکھتے ہوئے نتائج سے بے پرواہ ہو کر کام کرنا ہی مومن کا کام ہے۔ اِن آیات کے نزول کے تین برسوں بعد فتح مکہ نے اس پیشین گوئی پر مہر تصدیق ثبت کر دی اور وہاں تک پہنچتے پہنچتے دو مختلف اوقات میں قرآن نے سورہ فتح اور سورہ توبہ میں مقصد بعثت نبوی کو مزید دہرایا" هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ "[12]، اس پر ہم اس باب کے اختتام پر گفتگو کریں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ اے ایمان لانے والو! تم اللہ کے انصار بنو؛ یہ آیہ مبارکہ اس سورہ کی چوٹی کی

[کلائمکس (climax)] آیت ہے، اوراِس سورہ کا مرکزی مدعا بھی، جب سے روح الامین یہ آیت لے کر آپؐ کے پاس آئے اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہؓ کے سامنے تلاوت کیا، اُس دن سے آج تک جب اِن سطور کے قارئین قرآن کی اِس پکار کو پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں تو سینوں میں دھڑکتے دلوں میں ایمان فزوں تر ہوتا ہے اور اللہ کی محبت اور اُس کے لیے جان ومال اور اوقات قربان کرنے کے لیے وہ اور تیز تیز دھڑکنے لگتے ہیں۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ
اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾
هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ
الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ ١٤ ١٤

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ
تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾

یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھادینا چاہتے ہیں، اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر ہی رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو○ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو○ ١٤ اے ایمان لانے والو! کیا میں تمھیں ایسا کاروبار بتاؤں جو تمھیں دردناک عذاب سے بچالے○ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور [اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے] جہاد کرو اپنے مالوں سے اور جانوں سے یہی تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو○

یہ لوگ اپنے منہ سے کہی واہی تباہی باتوں (پھونکوں) سے رسول اللہ محمد ﷺ کی قیادت میں ابھرتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کے نور کو بجھادینا چاہتے ہیں، اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین کے نور کو پورا پھیلا کر ہی رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو، یہ کافر خواہ وہ یہودی ہوں یا منافقین یا مشرکین۔ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس کو دیگر تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین [شرک کے خوگر مشرکینِ مکہ یا شرک میں مبتلا اہلِ کتاب] کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ ع اے رسول اللہ محمد ﷺ پر ایمان لانے والو! کیا میں تمھیں ایسا کاروبار بتاؤں جو تمھیں دنیا اور آخرت کے دردناک عذاب سے بچالے۔ تمھاری جانب سے اس کاروبار میں تمھارا حصہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے، نہ کہ منافقین جیسا ایمان۔ اور اسلام کو غالب کرنے کی جدوجہد میں اللہ کے رسول کی قیادت میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کرو فراہمی وسائل میں اپنے مالوں کے عطیے سے اور دورانِ قتال اپنی جانوں کے نذرانے سے یہی تمھارے لیے بہتر طریق حیات ہے اگر تم سمجھو۔

يَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَ يُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخۡرٰى تُحِبُّوۡنَهَا ؕ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتۡحٌ قَرِيۡبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ لِلۡحَوَارِيّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِيُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَ كَفَرَتۡ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدۡنَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
۲۶ عَلٰى عَدُوِّهِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰهِرِيۡنَ ﴿۱۴﴾

اللہ تمھارے گناہوں کو معاف کر دے گا، اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور ابد الآباد باغوں میں بہترین گھر تمھیں عطا فرمائے گا، یہ ہے بڑی کامیابی ○ ایک اور چیز جس کی تم خواہش رکھتے ہو اللہ کی طرف سے مدد اور قریب ہی میں فتح۔ اے نبی، اہل ایمان کو اس کی بشارت دے دو ○ اے ایمان لانے والو! تم اللہ کے انصار بنو، جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں کو پکارا تھا: اللہ کی راہ میں میرا کون مددگار بنے گا؟ حواری پکارے: ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرا گروہ انکار پر جم گیا۔ پھر ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد کی تو وہ غالب ہو کر رہے ○ ۲۶

اِس جدوجہد کے بدلے اللہ کے ذمے یہ ہے کہ اللہ تمھارے گناہوں کو معاف کر دے گا، اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور ابد الآباد باغوں میں بہترین گھر تمھیں عطا فرمائے گا۔ یہ ہے حقیقی اور بڑی کامیابی، جو کسی بھی انسان کو جو اس دنیا میں پیدا ہوا، مل سکے. اپنی دنیا بیچ کر آخرت کی بادشاہت خریدنے والو، اِس کاروبار میں ایک اور چیز جس کی تم دلی خواہش رکھتے ہو وہ بھی تمھیں ملے گی، یعنی اللہ کی طرف سے کافر و مشرک دشمنوں کے مقابلے میں غیبی مدد و نصرت اور مستقبل قریب ہی میں حاصل ہو جانے والی سیاسی و عسکری فتح اسلامی تہذیب و تمدن کے چھا جانے کے ساتھ۔ اے نبی، اہل ایمان کو اس کی بشارت دے دو۔ اے محمدؐ پر ایمان لانے والو! تم اللہ کے انصار بنو، جیسا کہ عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے اپنے حواریوں [رفیقوں] کو پکارا تھا: اللہ کی راہ میں میرا کون مددگار بنے گا؟ جواب میں برملا و بے ساختہ عیسیٰ کے رفیق حواری پکارے: ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ اس وقت بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرا کثیر گروہ انکار پر جم گیا۔ پھر ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد کی تو وہ ایمان والے ہی غالب ہو کر رہے۔ ۲۶ ☆☆☆☆☆☆

ہجرت کا تیسرا اور نبوت کا سولھواں برس

مسلمانوں پر سخت ترین عرصہ حیات [محرم تا ذوالحجہ ؛۵ جولائی ۶۲۳ء تا ۲۲ جون ۶۲۴ء]

اِمسال ستّر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُحد میں اور چوالیس رجیع و معونہ میں شہید ہوئے

۴۴واں باب	نصف اوّل ۳ ہجری	مدینے میں زندگی کا کارواں	۵۵
۴۵واں باب	۸ شوال ۳ ہجری	غزوہ اُحد	۷۳
۴۶واں باب	شوال ۳ ہجری	مالک الملک کا جنگ اُحد پر تبصرہ، [اٰلِ عِمْرٰن آخری ۸ رکوعات]	۱۸۵
۴۷واں باب	ذوالقعدہ ۳ ہجری	قانون وراثت اور شادیوں کے ضابطے [سُوْرَۃُ النِّسَآء ۱ تا ۲۸]	۲۳۳
۴۸واں باب	صفر ۴ ہجری	اُحد سے بھی ہیں کچھ شدید تر اَیّامِ غم، رجیع اور بئرِ معونہ	۲۵۷

اِس کے باوجود کہ مکے اور مدینے، دونوں مقامات پر ہر ذی عقل جانتا تھا کہ بدر کے بعد ایک جنگ لازمی ہے، مدینے میں زندگی بھرپور طریقے سے گزرتی رہی، جس میں اسلامی تہذیب نے اپنے ارتقائی قدم جمائے۔

پانچ مہینے، شوال ۳ ہجری تا صفر ۴ ہجری مدینے کے اہلِ ایمان کے لیے سخت آزمائش کے تھے۔ شوال میں اُحد اور تین ماہ بعد صفر میں رجیع اور معونہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو اچھی طرح آزمایا اور اُن کو ہر اعتبار سے صادق القول پایا۔ اِس آزمائش کے بعد وہ مستقل اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے انعامات پاتے رہے۔..... اُحد کی جنگ کی تفصیلات آپ آنے والے صفحات میں قدرے تفصیل سے پائیں گے۔ اللہ، اُس کے رسول ؐ، اُس کے جاں نثار انصار اور دینِ اسلام کی سربلندی سے جس قدر آپ کو عقیدت و وابستگی ہے اُس کے بقدر مطالعے کے دوران آپ اپنے آپ کو تصور میں اُحد کے میدانِ جنگ میں شریک پائیں گے، خاص طور پر جب آپ جنگ کے اختتام پر نبی ملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ثنا کو سنیں گے اور اٰلِ عِمْرٰن میں اس جنگ پر اللہ تعالیٰ کا تبصرہ تلاوت کریں گے۔

یہ غزوہ بظاہر مسلمانوں کے شدید نقصان پر منتج ہوا مگر حقیقت یہ ہے کہ سودا مہنگا نہیں تھا کفارِ مکہ کو اپنے مقاصد میں بڑی ناکامی ہوئی، جس کو گھر کے دروازے پر بیٹھ کر، دروازے سے نکلتے ہوئے قتل نہ کر پائے اور طویل صحرا میں نہ ڈھونڈھ پائے اُسے تین ہزار مردانِ جنگی چند اسکوائر میٹر کے حلقہ میں بھی نہ زیر کر سکے اور دُم دبا کر بھاگ نکلے اور وہ اُن کے تعاقب میں تھا۔..... اس صفحے کی پشت پر سنہ ۶۲۴ کا کیلنڈر دیا گیا ہے۔ اس شمسی سال کے ابتدائی چھ ماہ [یکم جنوری تا ۲۲ جون] میں ہجرت کا تیسرا اور نبوت کا سولھواں برس جاری رہا۔